

جو تصوف کی طرف ضرورتاً زیادہ مائل ہو جائی وجہ سے تھے۔ ان کمزوریوں سے بچ کر امام موصوف کے اصل کام، یعنی اسلام کی ذہنی و اخلاقی روح کو زندہ کرنے اور بدعت و ضلالت کی آلائشوں کو نظام فکر و نظام تمدن چھانٹ چھانٹ کر نکلانے کا کام جس شخص نے انجام دیا وہ ابن تیمیہ تھا۔

ابن تیمیہ

امام غزالی کے ڈیڑھ سو برس بعد ساتویں صدی کے نصف اخیر میں امام ابن تیمیہ پیدا ہوئے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ دریائے سندھ سے فراٹ کے کناروں تک تمام مسلمان قوموں کو تاتاری غارت گر پامال کر چکے تھے اور شام کی طرف بڑھ رہے تھے۔ مسلسل پچاس برس کی ان شکستوں، دائمی خوف و بے امنی کی حالت نے، اور علم و تہذیب کے تمام مرکوزوں کی تباہی نے مسلمانوں کو اس مرتبہ پستی سے بھی بہت زیادہ نیچے گرا دیا تھا جس پر امام غزالی نے انہیں پایا تھا۔ نئے تاتاری حملہ آور اگرچہ اسلام قبول کرتے جا رہے تھے، مگر جاہلیت میں یہ حکمران اپنے پیش رو ترکی فرمانرواؤں سے بھی کئی قدم آگے تھے۔ ان کے زیر اثر اگر عوام اور علماء و مشائخ اور فقہاء و قضاة کے اخلاق اور بھی زیادہ گرنے لگے۔ تقلید جہاں اس حد کو پہنچ گئی کہ مختلف فقہی و کلامی مذاہب کو یا مستقل دین بن گئے۔ اجتہاد و معصیت بن کر رہ گیا۔ بدعات و خرافات نے شرعی حیثیت اختیار کر لی۔ کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنا ایسا گناہ ہو گیا جو کسی طرح معاف نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اس دور میں جاہل و گمراہ عوام، دنیا پرست یا تنگ نظر علماء اور جاہل و ظالم حکمرانوں کی ایسی سنگت بن گئی تھی کہ اس اتحاد و ثلاثہ کے خلاف کسی کا اصلاح کے لئے اٹھنا اپنی گردن کو قصاب کی چھری کے سامنے پیش کرنے سے کم نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ گو اس وقت صحیح النجاشی، وسیع النظر، حقیقت شناس علماء پابند نہ تھے، نہ اُن سچے اور اصلی صوفیوں کی کمی تھی جو جادہ حق پر گامزن تھے، مگر جس نے اس تاریک زمانہ میں اصلاح کا علم اٹھانے کی جرأت کی وہ ایک ہی اللہ کا بندہ تھا۔

ابن تیمیہ حدیث کے امام تھے یہاں تک کہ کہا گیا کل حدیث کا یحییٰ ابن تیمیہ

فلیس بحدیث (جس حدیث کو ابن تیمیہ نہ جانتے ہوں وہ حدیث نہیں ہے)۔ تفقہ کی شان یہ تھی کہ بلاشبہ انکو مجتہد مطلق کا مرتبہ حاصل تھا۔ علوم عقلیہ، منطق، فلسفہ اور کلام میں اتنی گہری نظر تھی کہ جن لوگوں کا سرمایہ تازہ یہی علوم تھے وہ انکے سامنے بچوں کی حیثیت رکھتے تھے۔ اور اس پر جرأت و ہمت کا یہ حال تھا کہ اظہار حق میں کبھی کسی بڑی سے بڑی طاقت سے بھی نہ ڈرے، حتیٰ کہ متعدد مرتبہ جیل بھیجے گئے اور آخر کار جیل ہی میں جان دی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ امام غزالی کے چھوڑے ہوئے کام کو ان سے زیادہ خوبیا کے ساتھ آگے بڑھانے میں کامیاب ہوئے۔ ان کے تجدیدی کارنامہ کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) انہوں نے یونانی منطق و فلسفہ پر امام غزالی سے زیادہ گہری اور زبردست تنقید کی اور اس کی کمزوریوں کو اس طرح نمایاں کر کے رکھ دیا کہ عقلیات کے میدان پر اس کا تسلط ہمیشہ کے لیے ڈھیللا ہو گیا۔ ان دونوں اماموں کی تنقید کے اثرات مشرق ہی تک محدود نہ رہے بلکہ مغرب تک بھی پہنچے۔ چنانچہ یورپ میں ارسطو کی منطق اور مسیحی مشکلبین کے یونان زدہ فلسفیانہ نظام کے خلاف پہلی تنقیدی آواز ابن تیمیہ کے ڈھائی سو برس بعد اٹھی۔

(۲) انہوں نے اسلام کے عقائد، احکام، اور قوانین کی تائید میں ایسے زبردست دلائل قائم کیے جو امام غزالی کے دلائل سے زیادہ معقول بھی تھے اور اسلام کی اصلی روح کے حامل ہونے میں بھی ان بڑے ہوئے تھے۔ امام غزالی کے بیان و استدلال پر اصطلاحی معقولات کا اثر چھایا ہوا تھا۔ ابن تیمیہ نے اس راہ کو چھوڑ کر عقل عام (Commonsense) پر تفہیم و تبیین کی بنا رکھی جو زیادہ فطری، زیادہ مؤثر اور زیادہ قرآن و سنت کے قریب ہے۔ یہ نئی راہ پچھلوں کی راہ سے بالکل الگ تھی۔ جو لوگ دین کے علمبردار تھے وہ فقط احکام نقل کر دیتے تھے، تفہیم نہ کر سکتے تھے۔ اور جو کلام میں پھنس گئے تھے وہ تفلسف اور اصطلاحی معقولات کو ذریعہ تفہیم بنانے کی وجہ سے کتاب سنت کی اصلی اسپرٹ کو کم و بیش کھودیتے تھے۔ ابن تیمیہ نے عقائد و احکام کو انکی اصلی اسپرٹ کے ساتھ بے کم و کاست بیان بھی کیا اور

پھر تفہیم کا وہ سیدھا سادہ فطری ڈھنگ اختیار کیا جس کے سامنے اہل عقل کے لیے سر جھکا دینے کے سوا چارہ نہ تھا۔ اسی زبردست کارنامے کی تعریف امام حدیث علامہ ذہبی نے ان الفاظ میں کی ہے کہ ولقد نصر السنة المحضة والطريقة السلفية واحتج لها ببراہین ومقدمات وامور لم يسبق اليها۔ یعنی ابن تیمیہ نے خاص سنت اور طریقہ سلف کی حمایت کی اور اسکی تائید میں ایسے دلائل اور ایسے طریقوں سے کام لیا جسکی طرف ان سے پہلے کسی کی نظر نہ گئی تھی۔

(۳) انہوں نے تقلید جاد کے خلاف صرف آواز ہی نہیں اٹھائی بلکہ قرون اولیٰ کے مجتہدین کے طریقہ پر اجتہاد کر کے دکھایا۔ براہ راست کتاب و سنت اور آثار صحابہ سے استنباط کر کے، اور مختلف مذاہب فقہیہ کے درمیان آواز ادا نہ محاکمہ کر کے، کثیر الشک و مسائل میں کلام کیا، جس سے راہ اجتہاد از سر نو باز ہوئی اور قوت اجتہاد یہ کا طریق استعمال لوگوں پر واضح ہوا۔ اسکے ساتھ انہوں نے اور ان کے جلیل القدر شاگرد ابن قیم نے حکمت تشریع اور شایع کے طریق قانون سازی پر اتنا نفیس کام کیا جسکی کوئی مثال ان سے پہلے کے شرعی لٹریچر میں نہیں ملتی۔ یہ وہ مواد ہے جس سے انکے بعد اجتہادی کام کرنے والوں کو بہترین رہنمائی حاصل ہوئی اور آئندہ ہوتی رہیگی۔

(۴) انہوں نے بدعات اور شرکازہ رسوم اور اعتقادی و اخلاقی گمراہیوں کے خلاف سخت جہاد کیا اور اس سلسلے میں بڑی مصیبتیں اٹھائیں۔ اسلام کے چشمہ صافی میں اُس وقت تک جتنی آمیزشیں ہوئی تھیں، اُس الشد کے بندے نے ان میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑا، ایک ایک کی خبر لی، اور ان سب کے چھانٹ کر ٹھیکہ اسلام کے طریقہ کو الگ روشن کر کے دنیا کے سامنے رکھ دیا۔ اس تنقید و تنقیح میں اس شخص نے کسی کی رویت نہ کی۔ بڑے بڑے آدمی، جنکے فضل و کمال کا اور تقدس کا سکہ مسلمانوں کی ساری دنیا پر بیٹھا ہوا تھا، جنکے نام سن کر لوگوں کی گردنیں جھک جاتی تھیں، ابن تیمیہ کی تنقید سے نہ بچ سکے۔ وہ طریقے اور اعمال جو صدیوں سے مذہبی حیثیت اختیار کیے ہوئے تھے، جنکے جواز، بلکہ استجاب کی دلیلیں نکال لی